

مؤتمرا لمصنفین دارالعلوم حقانیہ کانیا علمی شاہکار خطبات مشاہیر (دس جلد)

الحمد للہ دارالعلوم حقانیہ کا شعبہ تحقیق و تصنیف مؤتمرا لمصنفین حضرت والد محترم مولانا سید الحق صاحب مدظلہ کی نگرانی و صدارت میں پچاس سال سے سرگرم عمل ہے۔ حال ہی میں حضرت والد محترم کی کوششوں سے دارالعلوم حقانیہ کے منبر و محراب سے ۶۷ سال میں ہونے والے خطبات کا عظیم ذخیرہ مکمل ہو گیا ہے اور دس ضخیم جلدوں میں تقریباً پانچ ہزار صفحات پر مشتمل مجموعہ پریس سے چھپ کر منظر عام پر آچکا ہے۔ کتاب کی پہلی جلد کا مقدمہ مولانا سید الحق مدظلہ کے قلم سے ادارتی صفحات میں اہمیت کے پیش نظر بطور نقش آغاز نذر قارئین ہے (مدیر اشاعت الحق سید)

الحمد للہ کہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ کو اللہ تعالیٰ نے قرآن و سنت اور علوم اسلامیہ کی درس و تدریس کے ساتھ ساتھ رشد و ہدایت دعوت و ارشاد، سیاست اسلامیہ اور جہاد و اعلاء کلمۃ اللہ کا ایک ایسا منبع بنادیا ہے جس کے چشمے چاروں طرف ہر میدان میں پھوٹ رہے ہیں، اس شجرہ طوبیٰ (جو اصلہا ثابث دفرعہا فی السماء کا مصداق ہے) کے مشک بار مہک اور صدا بہار برگ و بار سے علم اور دین کے میدانوں میں موسم بہار کا سماں ہے، درس و تدریس کا فیض تو دارالعلوم کے درسگاہوں میں فیضیاب ہونے والے تشنگان علم تک محدود رہتا ہے۔

مگر دارالعلوم میں دنیائے اسلام بلکہ دنیا بھر سے اکابر علم و فضل اور اعیان امت اور زعمائے ملک و ملت کی آمد کا سلسلہ روز اول سے جاری رہا، یہ حضرات دارالعلوم کی دستار بندی ختم بخاری اور دیگر اجتماعات میں یا انفرادی آمد کے موقع پر طلبہ و علماء کی خواہش پر دارالعلوم کے منبر و محراب سے اپنے پر نور خطابات سے بھی نوازتے رہے جبکہ مخاطبین عوام نہیں بلکہ علم کے متلاشی طلبہ اور علماء راہنہ کا مجمع ہوتا ہے، ایسے مجمع سے ہر مقرر و اعظا اور خطیب و معلم تمام صلاحیتیں بروئے کار لا کر عمر بھر کا نچوڑ پیش

کرتا ہے کہ خطاب عوام سے نہیں اہل علم سے ہوتا ہے، روحانی اور علمی جواہر اور نکات و حکم سے لبریز یہ ارشادات کسی ایک وقت یا کسی خاص مجمع کے لئے نہیں بلکہ قیامت تک پوری امت کیلئے سرمایہ رشد و ہدایت اور کیمیائے سعادت ہوتے ہیں۔

ان ارشادات کو احقر بدوں شعور سے اکثر خود نوٹ کر لیتا تھا کہ اس وقت ٹیپ ریکارڈ وغیرہ کی سہولتیں نہ تھیں اور کچھ بعد میں ٹیپ سے محفوظ کر کے ماہنامہ ”الحق“ اور دیگر ذرائع سے چھپ جاتے تھے، مگر ان خطبات کی اکثریت پر اگندہ مسودات اور مختصر نوٹس کی شکل میں بکھرے ہوئے تھے، کچھ امتداد زمانہ سے ایسے دھندلا گئے تھے کہ انہیں محدب شیشوں (عدسات) سے پڑھ کر زندہ کرنے کی کوشش کی گئی، پچاس ساٹھ سال پر حادی یہ مطبوعہ اور غیر مطبوعہ مواد سیٹھتے ہوئے مرتب و مدون کر کے سینکڑوں فائلوں اور رسالوں سے جمع کرنے کا کام جوئے شیر لانے اور کوہ ہمالیہ سر کرنے سے کم نہیں تھا مگر احقر حوصلہ نہیں ہارا اور کام شروع کر دیا تو مشکل مراحل طے ہوتے گئے، اور دن بدن خطبات کی مالا کا حسن و جمال دوبالا ہوتا گیا اس بحر بے کنار کی وسعتوں اور موجوں کا اندازہ وسیع تر ہوتا گیا اور جلدیں توقع سے بڑھ کر تئک عشرۃ کاملہ کی تفسیر بن گئیں یہ سب حضرت والد ماجد شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کا فیضان اور ان کے قائم کردہ عظیم المرتبت ہشت پہلو ادارے جامعہ حقانیہ کی برکات کا صدقہ ہے۔

مکتوبات مشاہیر کی دس جلدوں کی شکل میں اشاعت کے بعد ان اکابر کی تحریری افادات کے بعد ان اکابر کی تقریری اور خطابی فیوضات کی جمع و ترتیب اور اشاعت کی ٹھان لی اور سوچا کہ پھر جمع کر رہا ہوں جگر تخت لخت کو الخ اور الحمد للہ اب وہ عظیم مہتمم بالشان کام خطبات مشاہیر کی دس ضخیم جلدوں کی شکل میں دنیائے علم و ادب اور سالکین راہ اصلاح و سلوک کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے، جبکہ ابھی مزید مواد بکھرے ہوئے پلندوں اور ریکارڈوں میں موجود ہے، اور اللہ نے چاہا تو اس پر کام جاری رہے گا، دارالعلوم آنے والے محترم اصحاب علم و فضل کی ایک بڑی تعداد ایسی بھی ہے جن کے ارشادات و ملفوظات حیطہ تحریر میں نہیں لائے جاسکے، مگر جو کچھ ہوسکا اللہ کا کرم ہے

مالا یدرک کلہ لا یتدرک کلہ

منبر و محراب حقانیہ کے علاوہ ایک بڑا حصہ دارالعلوم کے مجلہ ماہنامہ ”الحق“ کے ذریعہ محفوظ ہوتا رہا، کچھ حقانیہ سے باہر ملک کے مختلف حصوں میں قومی و ملی رہنمائی کیلئے منعقدہ تقریبات (جو

دارالعلوم کے اس ادنیٰ خادم کی تحریک اور نظم و انصرام میں منعقدہ ہوتے رہے) سے لی گئیں، متحدہ شریعت محاذ، ملی یکجہتی کونسل، دفاع افغانستان پاکستان، جمعیت علماء اسلام وغیرہ، دارالعلوم حقانیہ سے اس ادنیٰ خادم کی نسبت کی وجہ سے انہیں بھی دارالعلوم حقانیہ کے منبر و محراب اور جامعہ حقانیہ کی جلوہ افروزی اور ضیا پاشی ہی سمجھا جائے۔

خطبات مشاہیر ایک ایسا گلدستہ اور کہکشاں علم و ہدایت ہے جس میں آپ علم و ہدایت رشد و اصلاح تصوف و سلوک جہاد و سیاست، دعوت و تبلیغ، درس و تدریس، کے اوج بلند پر فائز شخصیات کی صحبت و استفادہ کی بیک وقت سعادت حاصل کر سکتے ہیں مثال کے طور پر مرشدین و مصلحین امت میں شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی، شیخ التفسیر لاہوری، مولانا عبدالغفور عباسی مدنی، مولانا خواجہ عبدالملک نقشبندی، مولانا درخواستی صاحب، اور حکماء اور دعاۃ امت میں حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب، داعی کبیر مولانا ابوالحسن علی ندوی، محدثین و محققین میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق، مولانا شمس الحق افغانی صاحب، علامہ محمد یوسف بنوری، مولانا محمد ادریس کاندھلوی، دعوت و تبلیغ میں مولانا محمد یوسف دہلوی، مولانا محمد طلحہ کاندھلوی اور مولانا طارق جمیل، درس و تدریس میں اساتذہ و مشائخ دارالعلوم دیوبند و جامعہ حقانیہ، جہاد و عزیمت کے میدانوں کے شہسوار مولانا یونس خالص، مولانا محمد نبی محمدی، مولانا جلال الدین حقانی، امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد، ضیاء المشائخ ابراہیم جان شہید، صبحۃ اللہ مجددی، استاذ برہان الدین ربانی، ملا محمد ربانی، زما جہاد میں خلعت شہادت سے سرفراز شیخ اسامہ بن لادن، چچینا کے شہید صدر زلم خان، جیسے بے شمار شہدائے جہاد شامل ہیں۔

میدانِ خطابت کے شانور شہنشاہ خطابت سید عطاء اللہ شاہ بخاری خطیب بے بدل مولانا احتشام الحق تھانوی میدانِ حرب و ضرب کے جزل حمید گل، جزل اسلم بیک، آئین و قوانین کے ماہرین جناب اے کے بروہی جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال وہ زعماء جو دین اور سیاست کے میدانوں میں قائدانہ مقام رکھتے تھے، مولانا مفتی محمود، مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا عبدالستار نیازی، مولانا غلام غوث ہزاروی، اور قاضی حسین احمد، حافظ محمد سعید اور دیگر بے شمار قائدین اور خالص سیاسی زعماء میں خان عبدالغفار خان، عبدالولی خان، اجمل خشک، میاں نواز شریف، وسیم سجاد، چودھری ظہور الہی، ارباب غلام رحیم، غلام مصطفیٰ جتوئی، نواز زادہ نصر اللہ، راجہ ظفر الحق و دیگر اور ان کے علاوہ عالم عرب کے سرکردہ علماء و مشائخ علامہ بشیر الابرہیمی الجزائری علامہ شیخ ابوغدہ، علامہ محمود صواف، علامہ عبدالجبار زندانی، مفتی

اعظم شیخ عبدالعزیز ابن باز، ڈاکٹر عبداللہ عبدالحسن ترکی، نائب رئیس الجامعہ مدینہ کے شیخ عبداللہ الزائد جامع ازہر کے کئی شیوخ الازہر، امام حرم، شیخ صالح بن حمید، ڈاکٹر عبداللہ عمر نصیف جیسے درجنوں کے علوم و فیوض کی ایک جھلک ان خطبات کے ذریعہ دکھائی دے گی۔

مدارس عربیہ کے تعلیمی نظام و نصاب پر ماہرین تعلیم اور اساتذہ فن کے اصلاحی تجاویز پر بحث و تنقیح پر ایک مستقل جلد ہے جو جامعہ حقانیہ میں منعقدہ وفاق المدارس کے سالانہ دو روزہ اجلاس میں ارباب مدارس مہتممین وفاق کے تجربات کا نچوڑ ہے اور اس سے رہنمائی اس دور کی خاص ضرورت ہے۔ اس طرح نفاذ شریعت کی تحریک میں کی گئی تقاریر ملک میں محفید اسلام کے عمل کے لئے بہتر رہنمائی کریں گی ہافغان جہادی زعماء کے خطبات اس صدی کے عظیم جہاد (بمقابلہ روس و امریکا) کے اہم اور خفیہ گوشے بے نقاب ہوں گے۔ بعض کتابوں کی رونمائی میں ارباب علم و ادب، اصحاب صحافت و سیاست کے ناقدانہ خیالات بصیرت افروز ثابت ہونگے۔

کتاب کی پہلی جلد کا آغاز دارالعلوم دیوبند کے اساتذہ و مشائخ سے کیا گیا ہے، کیونکہ وہ اُم المدارس اور روحانی و علمی ماں ہے پھر سید الطائفہ شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ اس طبقہ کے سرخیل اور تقدیم و تقدیر کے مستحق ان کی آمد و ملفوظات کو تبرکاً پیشانی کا جھومر بنادیا گیا ہے۔ کتاب کے کئی ایک خطبات بعض اساتذہ و طلبہ نے ضبط کئے تھے ان کے نام خطبات کے آخر میں دے دیئے ہیں، اس جاکسل طویل عمل کی کمپوزنگ، پروف ریڈنگ، تحریر آیات و حدیث طباعت وغیرہ کے مختلف مراحل میں میرے قابل فخر تلامذہ مولانا محمد اسلام حقانی، مولانا اسرار ابن مدنی (مدرس دارالعلوم حقانیہ)، مولانا محمد یاسر حقانی، مولانا عرفان الحق حقانی، کمپیوٹر شعبہ کے سربراہ بابر حنیف نے دلی محنت و لگن سے دن رات محنت کی، فرزند عزیز حافظ راشد الحق سلمہ عمومی نگرانی اور تعاون کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی کاوشوں کو قبول کرے۔ الحمد للہ خطبات مشاہیر کے ذریعہ دارالعلوم کے فیوض اب جامعہ کے درسگاہوں تک محدود نہیں رہے بلکہ باہر کی دنیائے علم و فن بالخصوص عہد حاضر کے قدیم و جدید طلباء ان علوم و فیوض سے استفادہ کر سکیں گے۔ یہ ایک پورے عہد اور تاریخ کی ایسی داستان و لکشا اور صدائے دلربا ہے جسے قدرت نے لوح جہاں پر ثبت کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سرمایہ علم و فکر اور بے مثل خزانے کو افادہ عام اور ناجیز کیلئے نجات کا ذریعہ بنادے۔